© rasailojaraid.com

بنگلہ دیش میں دینی مدارس

ڈاکٹر ممتاز احمد

عالم اسلام میں سب سے زیادہ دینی مدارس، مدارس کے اساتذہ اور طلبہ بنگلہ دیش میں ہیں۔ یہ امتیاز کسی اور مسلمان ملک کو حاصل نہیں ہے۔ اس وقت بنگلہ دیش میں ۶۰ لاکھ ایسے افراد ہیں جو کسی نہ کسی حیثیت سے ان دینی مدارس سے وابستہ ہیں۔ بنگلہ دیش میں تین طرح کے مدارس ہیں:

ایک وہ جو حکومت سے کوئی امداد اور تعاون نہیں لیتے اور نجی ہیں۔ ان کو قومی یا خارجی مدارس کہتے ہیں۔ دوسرے عالیہ مدارس ہیں جو نجی ہیں، لیکن حکومت سے مالی اعانت وصول کرتے ہیں۔ تیسرے خالصتاً سرکاری مدارس ہیں جن کی تعداد چار ہے۔ ان کو بھی عالیہ مدارس کہا جاتا ہے۔ ایسے عالیہ مدرسے ڈھاکا، بوگرہ راج شاہی اور جیسور میں ہیں۔

قومی مدرسوں کی تعداد چھ ہزار پانچ سو ہے۔ ان میں مکمل درس نظامی پڑھایا جاتا ہے۔ ان میں سے تیس فیصد مدارس میں دورہ حدیث ہوتا ہے۔ ۱۹۹۳ء میں ایسے مدارس کی تعداد صرف بارہ یا تیرہ فیصد تھی جہاں دورہ حدیث کا انتظام تھا۔ اس اضافے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلے بنگلہ دیش کے علماء کی بہت بڑی اکثریت درس نظامی مکمل کرکے دورہ حدیث کے لیے دیوبند جایا کرتی تھی، لیکن بھارتی حکومت نے اس خطرے کے پیش نظر کہ یہ سارے لوگ آئی ایس آئی کے ایجنٹ کے طور پر بھارت جائیں گے، ویزے دینا بند کردیے۔ اس کے نتیجے میں بنگلہ دیش میں مدارس نے خود دورہ حدیث کے انتظامات کیے۔ اس وقت صرف ڈھاکا میں ۱۲۸ ایسے مدارس ہیں جہاں دورہ حدیث ہوتا ہے۔ قومی مدارس کے اساتذہ کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار اور طلبہ کی تعداد چودہ لاکھ باسٹھ ہزار پانچ سو ہے۔

طالبات کے قومی مدارس کی تعداد دو سو کے قریب ہے۔ طالبات کے ان مدارس میں مکمل درس نظامی پڑھایا جاتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان مدارس میں بیس فیصد اساتذہ خواتین ... عالمہ ہیں۔

عالیہ مدارس میں درس نظامی کے ساتھ جدید علوم بھی پڑھائے ... حکومت کی طرف سے اساتذہ کی تنخواہوں کا اسّی فیصد اور توسیع وترقی کے لیے پچھتر فیصد تک امداد ملتی ہے ... سے نجی ہیں، لیکن ان کے امتحانات کلی اور داخلی سطح پر ایک مدرسہ تعلیمی بورڈ لیتا ہے جو حکومت کا ادارہ ہے۔ ار ... ارنو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سو چھ ہے۔ان میں اساتذہ کی تعداد ایک لاکھ ۷ ہزار دو سو ہے، جبکہ طلبہ کی تعداد اٹھارہ لاکھ اٹھتر ہزار تین سو ہے۔

چار سرکاری عالیہ مدارس میں طلبہ کی تعداد اوسطاً تین ہزار ہے۔ ان کے اخراجات سو فیصد حکومت کے ذمے ہیں۔ ایک عمل جو جنرل ارشاد کے زمانے سے شروع ہوا، ابتدائی مدارس پر مکتب کا قیام ہے جو مسجدوں سے بھی منسلک ہیں اور مسجدوں سے الگ بھی ہیں۔ اس وقت ایک اندازے کے مطابق ان کی تعداد اٹھارہ ہزار ہے۔ ان میں اساتذہ کی تعداد ۸۵ ہزار ہے اور طلبہ کی تعداد بیس لاکھ ہے۔ اس طرح ابتدائی، قومی، عالیہ، سرکاری وغیر سرکاری سب ملا کر تقریباً ۲۳ ہزار مدارس ہیں اور ان میں طلبہ اور اساتذہ کی مجموعی تعداد ساٹھ لاکھ ہے۔

تمام قومی مدارس میں انگریزی زبان لازمی قرار دی گئی ہے۔ اس وقت کوئی ایک بھی ایسا قومی مدرسہ نہیں ہے جس میں انگریزی زبان نہ پڑھائی جاتی ہو۔ ان مدارس میں انگریزی کی تدریس کے معیار میں ضرور فرق ہوگا، کسی میں بہتر ہے کسی میں کم بہتر، لیکن پڑھائی ہر جگہ جاتی ہے۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ تمام قومی مدارس میں پرائمری تعلیم تدریس کا حصہ بنادی گئی ہے۔ پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ طلبہ کو براہ راست درس نظامی میں لیا جاتا تھا۔ اب پرائمری تعلیم درس نظامی کا لازمی حصہ بن گئی ہے۔ جو بچہ پرائمری اسکول سے شروع کرتا ہے، اسے سائنس، شہریت، جغرافیہ، انگریزی، بنگلہ زبان اور پرائمری سطح کا یہ سارا نصاب پڑھ کر درس نظامی میں داخلہ ملتا ہے۔

تقابلِ ادیان سارے مدارس میں شامل کرلیا گیا ہے۔ بنگلہ دیش میں تقابلِ ادیان سے مراد یہودیت، عیسائیت، بدھ ازم اور ہندو ازم ہے۔ ایک اور تبدیلی جو آئی ہے وہ یہ کہ مدارس پاکستان کی طرح ہر مدرسہ اپنے اپنے وفاق میں شامل ہے۔ اس وقت دو بڑے وفاق ہیں۔ ایک ''وفاق المدارس'' ہے جس کا صدر مقام پوٹھیاں مدرسہ ہے جو چٹا گانگ کے پاس ہے۔ دوسرا ''انجمن اتحاد المدارس'' ہے جس کا صدر مقام ڈھاکا میں ہے۔ ایک کے ساتھ ڈیڑھ ہزار دوسرے کے ساتھ ساڑھے آٹھ سو مدارس کا الحاق ہے۔ یہ دونوں وفاق ہر سال سالانہ امتحان کے علاوہ فائنل امتحان الگ لیتے ہیں۔ پورے بنگلہ دیش میں ایک وقت میں امتحان ہوتے ہیں۔ مدارس امتحانی مراکز، نگران اور سپروائزر خود مقرر کرتے ہیں اور سندیں وفاق کی طرف سے دی جاتی ہیں۔ ایک بڑی تبدیلی یہ ہے کہ داخلے، امتحان، سب پیشہ وارانہ انداز سے ہو رہے ہیں۔ تین چار مدرسے ایسے ہیں جن کا سارا ڈیٹا کمپیوٹرائزڈ ہے۔

کئی مدارس میں ٹیکنیکل ایجوکیشن بھی بڑی حد تک ہے۔ آٹھ ہزاری مدرسہ شاید پورے برعظیم میں دوسرا بڑا مدرسہ ہے۔ دیوبند سے ساٹھ سال بعد قائم ہوا، اس میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کا پورا انتظام ہے۔ ٹیکنیکل سے مراد محض جلد بندی نہیں ہے بلکہ طلبہ کو باقاعدہ جدید ٹیکنیکل مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے۔ پوٹھیاں مدرسہ جو ۱۹۳۷ میں قائم ہوا اس میں بھی ٹیکنیکل تعلیم دی جاتی ہے۔ میں نے پوٹھیاں مدرسے میں دیکھا کہ تقریباً پچاس فیصد طلباء ایسے تھے جو فاضل/گریجویٹ ہونے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے بعد کسی بھی اسپتال میں جا کر میڈیکل پریکٹیشنر کے طور پر کام کر سکتے تھے۔ ہر شخص کو انجکشن لگانا آتا تھا وہ جانوروں کو بھی اور انسانوں بھی لگا سکتا تھا۔ ہر شخص بنیادی طبی کورس کر چکا ہوتا ہے۔

اے زیڈ ایم شمس العالم صالح العرفہ اسلامی بنک کے چیئر مین ہیں۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ دو سال پہلے انھوں نے قومی مدرسوں سے درس نظامی کے فارغ گریجویٹس کو اپنے بنک میں آفیسر کے طور پر ملازمت میں لیا۔ اس وقت ان کے بنک میں ساٹھ افسر تھے جن کے پاس انگریزی کی تعلیم نہیں تھی۔ انھوں نے کسی کالج یا یونیورسٹی سے بی کام یا ایم بی اے نہیں کیا تھا۔ درس نظامی کے فارغ التحصیل تھے۔ انھوں نے ان ساٹھ طالبعلموں کو چھ ماہ کی ٹریننگ دی۔ میرے اس موجودہ دورے کے دوران انھوں نے مجھے ان سے ملوایا۔ ان کے مینجنگ ڈائریکٹر کا کہنا تھا کہ ان کی پیشہ ورانہ کارکردگی، جدید پڑھے لکھوں سے بدرجہا بہتر تھی۔

عالیہ مدارس کی روایت کو دیکھنا چاہیے۔ عالیہ مدارس میں میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے کی چار سطحوں تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اسے داخل، عالم، فاضل اور کامل کہتے ہیں، بنگلہ دیش کی حکومت نے داخل کو میٹرک کے اور عالم کو انٹرمیڈیٹ کے برابر تسلیم کر لیا ہے۔ نتیجتاً عالیہ مدرسے کے اسّی فیصد گریجویٹس قومی تعلیم کے دھارے میں شامل ہو جاتے ہیں۔ وہ ڈھاکا یونیورسٹی، چٹاگانگ یونیورسٹی اور راج شاہی یونیورسٹی میں داخلہ لے لیتے ہیں اور پھر اپنے اپنے مضامین میں بی اے، ایم اے کر لیتے ہیں۔ اس وقت بنگلہ دیش کی سول سروس، آرمی، پرائیویٹ سیکٹر اور اسلامی بنک کاری میں بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو عالیہ مدرسوں کے گریجویٹس ہیں۔ وہ درس نظامی کے مکمل طور پر ماہر ہیں۔ مزید یہ کہ انھوں نے ایف اے، بی اے سطح کے جدید مضامین بھی پڑھے ہوئے ہیں۔ اس وقت ڈھاکا، راج شاہی، چٹاگانگ، جہانگیر، ان ساری یونیورسٹیوں میں فارسی، اردو، عربی، اسلامی تاریخ، اسلامیات کے شعبوں کے سو فیصد اساتذہ عالیہ مدرسوں سے پڑھے ہوئے ہیں اور بہت نامی گرامی ہیں۔ اس وقت بنگلہ دیش [illegible] اہل علم و دانش ہیں، ان کی خاصی بڑی تعداد عالیہ مدارس سے نکلی ہے۔

۱۹۷۲-۷۶ء میں شیخ [illegible] پر ایک وار کرنے کی کوشش کی۔ "قدرتِ خدا کمیشن" بٹھایا گیا۔ اس کمیشن کی بنیادی رپورٹ یہی تھی کہ مد[illegible] ضرورت نہیں ہے، ان کو ختم کر دیا جائے۔ ان کا خیال تھا کہ یہ مدارس دلالوں اور رضا کاروں کے مراکز ہیں [illegible] کرنے والوں کی بڑی تعداد دراصل انہی مدرسوں کے طلبہ کی ہے۔

دوسرے بعض عناصر کا خیال تھا کہ اسلام کی جڑیں اس ملک [illegible] ہیں گی جب تک یہ مدارس رہیں گے۔ "قدرتِ خدا کمیشن" رپورٹ کے ساتھ ہی ایک سروے کیا گیا [illegible] ارے میں لوگوں کا کیا ردعمل ہے۔ اس سروے کے جواب دینے والوں میں یونیورسٹیوں کے پروفیسر اور [illegible] تھے۔ ان میں سے نوے فیصد لوگوں نے یہ کہا کہ مدرسوں کو نہ چھیڑا جائے اور پچانوے فیصد نے یہ کہا کہ مد[illegible] ت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں ہر حالت میں باقی رکھا جائے۔ اس سروے سے شیخ مجیب الرحمٰن کی آنکھیں کھل گئیں۔ انھوں نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ انھیں معلوم تھا کہ عوام کے اندر اور خاص کر مغربی تعلیم یافتہ لوگوں کے اندر مدرسوں کے لیے کتنی خیر سگالی پائی جاتی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ پاکستان میں مدارس کی عوام میں وہ بنیاد، وہ رابطہ (Linkages)، وہ ہمدردی اور خیر سگالی نہیں ہے جو بنگلہ دیش میں مدارس کی ہے کہ مغرب زدہ طبقہ نے وار کرنے کی کوشش کی تو سب کھڑے ہو گئے اور انھوں نے کہا کہ آپ مدرسوں کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔

دو رجحانات کا میں خاص طور پر تذکرہ کرنا چاہتا ہوں: میر پور ڈھاکا میں ایک مدرسہ حال ہی میں تعمیر کیا گیا ہے جس کا نام ہے "دارالارشاد مدرسہ"۔ اس مدرسے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں صرف کالج اور گریجویٹس کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ پہلے آپ کے پاس یونیورسٹی کی بی اے کی ڈگری ہو، پھر آپ کو درس نظامی میں داخلہ دیا جائے گا۔ میر پور ڈھاکا میں ایک اور مدرسہ دو سال سے قائم ہے۔ اس کا نام ہے ڈھاکا کیڈٹ مدرسہ۔ اس میں عام مضامین کے لیے ذریعہ تعلیم انگریزی ہے اور اسلامی علوم کے لیے عربی۔ میں اس مدرسے میں گیا اور آپ یقین کیجیے کہ ان کے طلبہ ڈھاکا یونیورسٹی کے گریجویٹس سے بہتر، بے انتہا خوبصورت انگریزی بولتے تھے بلکہ ان کے علم کی وسعت بھی یونیورسٹی گریجویٹس کے مقابلے میں بہتر تھی۔ یہ مدرسہ اور اس طرح کے دو تین مدرسے عنقریب چٹاگانگ میں شروع کیے جانے والے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس مدرسے کا گریجویٹ بنگلہ دیش کے چوٹی کے انگلش میڈیم اسکولوں کے گریجویٹس کے مقابلے میں کھڑا ہو سکتا ہے۔

ایک آخری بات، میں ڈھاکا میں تھا، جب وزیر خزانہ نے اس سال کا بجٹ پیش کیا۔ اخبار پر نظر پڑی کہ بجٹ میں پانچ سو کروڑ ٹکے مدارس کے لیے مختص کیے گئے ہیں جبکہ ایک سیمینار میں ایک صاحب نے بتایا کہ حکومت پاکستان نے بہ کمال مہربانی پندرہ لاکھ روپے کی "خطیر" رقم پاکستانی مدارس کی تعمیر و ترقی کے لیے عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے!!!

جدید تعلیم کی اہمیت اپنی جگہ لیکن دینی مدارس بھی اسلامی ممالک میں علوم و فنون کی ترویج میں بھرپور حصہ لے رہے ہیں۔ ان ہی میں جدید دور کی کامیاب اسلامی تحریکوں نے پرورش پائی ہے۔ ☆......☆

حسن اخلاق حدیث کی روشنی میں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپس میں حسد نہ کرو اور ایک دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ مت چڑھاؤ اور آپس میں بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے منھ نہ موڑو اور ایک شخص دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔ (پھر فرمایا) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو بے کسی کی حالت میں چھوڑے، نہ اسے حقیر جانے۔ (اس کے بعد) تین بار اپنے مبارک سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہے۔ (پھر فرمایا کہ) انسان کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ مسلمان کا سب کچھ حرام ہے، اس کا خون بھی، آبرو بھی۔

(صحیح مسلم ص17 ج2)

© rasailojaraid.com